سرن کے اس قطعہ کا مادہ "نسخۃ التاریخ" ہے جو "صنعتِ اعداد در اعداد" (صنعتِ مادہ) میں ہے۔ اس صنعت میں اولاً حروفِ مادہ کے اعداد کو لفظوں کو لکھا جاتا ہے۔ پھر ان ملفوظی اعداد کے حروف کی عددی قیمت بحسابِ ابجد نکالی جاتی ہے۔ ملفوظی اعداد عموماً فارسی میں لکھے جاتے ہیں مثلاً یک، سہ، شش وغیرہ لیکن سرن صاحب نے ملفوظی اعداد اردو میں اخذ کیے ہیں، چنانچہ حل یہ ہوگا:- "نسخۃ التاریخ"۔

حروفِ مادہ: ن س خ ۃ (درنج میں) ال ت ا، ر ی، خ۔

صنعتِ اعداد در اعداد { اعدادِ ملفوظی: پچاس، ساٹھ، چھ سو، چار سو، اِک، تیس، چار سو، اک، دو سو، دس، چھ سو۔
اعدادِ نمبری:- ۶۶+۴۶۶+۷۴+۲۷۰+۲۱۱+۴۷۰+۳۰+۲۱+۴۱+۴۶۴+۴۶+۴۴ = ۱۸۷۲ء[1] یہاں اشکال وارد ہو سکتا ہے کہ "الف" کا ملفوظی عدد "ایک" کے بجائے "اک" اخذ کیا ہے لیکن "ایک" لینے پر مطلوبہ تاریخ سے (۲۰) عدد زائد ہو جاتے۔ تاریخ کہنے اور اُسے حل کرنے میں اعداد کی مجبوری ہر حال میں بنی رہتی ہے۔

صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی کا ارتحال ۱۴۰۰ھ میں ہوا۔ اُن کے مزار کے کتبہ پر مندرجہ ذیل دو تاریخی فقرے ہیں:-

"خدا کے سایۂ رحمت میں"، ۱

" تربتِ فاروقی"[2] ۱۳۹۹ + ۱ = ۱۴۰۰ھ۔

---

[1] جویا نے بھی اس کی اشاعت کا سال "اٹھارہ سے بہتر" ہے اس کا سال" سے وری و معنوی ۱۸۷۲ء / ۱۲۸۹ھ سنین نکالے ہیں۔ ص ۴۳

[2] الواح الصنادید ۲: ۱۲۴ مولفہ مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی ۱۹۹۱ء، دہلی۔

پہلا فقرہ صنعتِ تکسیر میں ہے۔ اس کے حروف کا میزان (۱۴۵۹) ہوتا ہے۔ ان اعداد کی تکسیر کرنے پر ۹+۵+۴+۱= ۱۹ حاصل ہوگا۔ دوبارہ تکسیر کرنے پر ۹+۱= ۱۰ برآمد ہوا۔ چونکہ اس صنعت میں صفر ترک کردی جاتی ہے لہٰذا ایک (۱) باقی رہا جو اس فقرہ کا اصل عدد ہے۔ اسے "تربتِ فاروقی" کے اعداد میں داخل کرنے پر سالِ مطلوب حاصل کر لیا گیا۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کس تاریخ گو کے ذہن رسا کا نتیجۂ فکر ہے۔

آخر میں کلیاتِ منیرؔ کے سالِ اشاعت کا قطعۂ تاریخ بزبان ہندی پیش ہے جو مالکِ مطبع ثمرِ ہند پنڈت بھناتھ کی طبع رسا کا نتیجہ ہے۔ واضح ہو کہ قطعہ سے پانچ سنین حاصل کیے ہیں:۔

" دِگ کلیات منیرؔ شر" رہت شتر من ہار ۱۸۰۱ شاکا
۱۲۸۵ ف
"بت سر رس گن گرہ ششن" رس، نواب شت دہار
۱۸۷۹ء
سن فصل سل کے بھرت، سر دوا دشن جگت"

ہوت عیسوی انت میں، ہجری پانچوں اکت[1]

یعنی چہار طرف دنیا میں کلام منیرؔ تیر کی مانند پہنچ گیا۔ اور اس سے تمام دشمنوں کا دل چھوٹ گیا اور وہ اپنا من ہار گئے۔ یہ واقعہ سمت ۱۹۳۶ بکرمی، ۱۲۹۶ ہجری نبوی ۱۲۸۵ فصلی، ۱۸۰۱ شاکا اور ۱۸۷۹ عیسوی کا ہے۔ حل ملاحظہ ہو:۔

(۱) "دِگ کلیاتِ منیرؔ شر" کے اعداد کا میزان بحسابِ جمل (۲۴ + ۴۶۱ + ۳۰۰ + ۵۰۰) = ۱۲۸۵ ہوتا ہے جو سالِ طبع کا فصلی سنہ ہے۔

---

[1] غرائب الجمل ص ۲۰۸ نیز ملہم تاریخ ص ۵۸۔

[redacted]

(۲) "رہت شتر من ہاتے کے جملہ اعداد بکت
۱۸۰۱ ہوئے اور یہی شک سمت مطلوب تھا۔

(۳) " بت سر رس گن گرہ ششن" کی قیمت (۴۰۲+۲۶۰+۷+۴۳۵+۲۲۵...
۱۸۶۷ ہوتی ہے۔ اس میں "دوادش" یعنی ۱۲ کا لفظی ادخال کرتے ہوئے ۱۸۶۷
نکالا ہے۔ واضح ہو کہ یہ بھی ابجدی اعتبار سے ہی ہے۔ باقی بکری سمت اور
سنہ ہجری سنسکرت اور ہندی تاریخ گوئی کے اس طریقے سے نکالے ہیں
جس میں حرفوں کے بجائے الفاظ کے اعداد[1] شخص و مختص ہوتے ہیں جنہیں
شبد انک (शब्दांक) اور اس طریق تاریخ گوئی کو "بھوت سنکھیا" (भूत संख्या) کہتے ہیں۔ مثلاً :- آکاش : صفر، رس (ذائقے) : چھ، گرہ (سیارے) : نو وغیرہ[2]
چنانچہ سمت بکرما اور ہجری سنہ "شبدانک" کے ذریعہ ہی حاصل کئے گئے ہیں :

(۴) تیسرے مصرعے کے الفاظ رس، گن، گرہ، ششن (چاند)

۶ ۳ ۹ ۱ = ۱۹۳۶ بکرما۔

(۵) رس نواگرہ) رب (रवि سورج)

۶ ۹ ۱۲ = ۱۲۹۶ ہجری۔

مذکورہ بالا قطعات وہ ہیں جو راقم الحروف کے دوران مطالعہ سامنے آئے۔

---

[1] غالب نے بھی دو تاریخیں اسی صنعت میں کہی ہیں۔ ز سال واقعہ میرزا مینا بیگ
ماتِ راست شمارۂ ائمہ امجاد۔
صحیفہ ہائے سماوی ببیں از عشرات حدیقہ ہائے بہشتی شمُر از آحاد ۱۲۴۸ (کلیات فارسی ص ۴۲۶)

[2] برائے تفصیلات ملاحظہ ہو "بھارتیہ پراچین لپی مالا" ص ۱۲۱-۱۱۹ مصنفہ گوری شنکر ہیرا چند
اوجھا ۱۹۹۴ء

[illegible] کے لیے دماغ سوزی اور دقت کا سامنا کرنا پڑا لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر قاری کو اس نوعیت کے قطعاتِ تاریخ کو حل کرتے ہوئے ذہنی کسرت ہی کرنی پڑے۔ اگرچہ کچھ اور قطعاتِ تاریخ بھی راقم نے نوٹ کر رکھے ہیں جنکو حل کرنے میں کافی حد تک جگر سوزی سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن مضمون کی طوالت دامنگیر ہے۔ ۱۲

احادیث نبوی کا شاندار ذخیرہ

ترجمان السنۃ

چار جلدوں میں

ترجمان السنہ حدیث شریف کی ایک لاجواب کتاب ہے جس کے ذریعے سے فرمودات نبوی کا نہایت اہم اور مستند و معتبر ذخیرہ نئے عنوانوں اور نئی ترتیب کے ساتھ عام فہم زبان میں منتقل کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں احادیث نبوی کے صاف و سلیس ترجمہ کے ساتھ تمام متعلقہ مباحث کی دلپذیر تشریح و تفسیر کی گئی ہے اور اس تشریح میں سلف صالح کی پیروی کے ساتھ جدید ذہنوں کی بھی پوری پوری رعایت کی گئی ہے۔

قیمت مکمل چار جلدیں غیر مجلد ــ ۷۰۰ روپے * مجلد ــ ۸۲۰ روپے

منگوانے کا پتہ

ندوة المصنفین 4136 - اردو بازار دہلی ۔ ۶

(۲) "رہبت ششتر من ہار" کے جملہ اعداد بحساب ابجد (۶۰۵ + ۹۰۰ + ۹۰ + ۲۰۶ =) ۱۸۰۱ ہوئے اور یہی شک سمت مطلوب تھا۔

(۳) "بت سر رس گن گرہ ششن" کی قیمت (۴۰۲ + ۲۶۰ + ۷۰ + ۲۲۵ + ۶۵۰ =) ۱۸۶۷ ہوتی ہے۔ اس میں "دوادش" یعنی ۱۲ کا لفظی ادخال کرتے ہوئے ۱۸۷۹ء نکالا ہے۔ واضح ہو کہ یہ بھی ابجدی اعتبار سے ہی ہے۔ باقی بکرمی سمت اور سنہ ہجری سنسکرت اور ہندی تاریخ گوئی کے اُس طریقے سے نکالے ہیں، جس میں حرفوں کے بجائے الفاظ کے اعداد[1] مشخص و مختص ہوتے ہیں، جنہیں شبد انک (شبد انک) اور اس طریقِ تاریخ گوئی کو "بھوت سنکھیا (شمار موجودات)" کہتے ہیں۔ شلاً:- آکاش: صفر، رس (ذائقے): چھ، گرہ (سیارے): نو وغیرہ[2] چنانچہ سمت بکرما اور ہجری سنہ "شبد انک" کے ذریعہ ہی حاصل کئے گئے ہیں:

(۴) تیسرے مصرعے کے الفاظ رس، گن گرہ ششن (چاند)

۶ ۳ ۹ ۱ = ۱۹۳۶ بکرما۔

(۵) رس (نواگرہ) رب (۱۲ سورج)

۶ ۹ ۱۲ = ۱۲۹۶ ہجری۔

مذکورہ بالا قطعات وہ ہیں جو راقم الحروف کے دورانِ مطالعہ سامنے آئے۔

[1] غالب نے بھی دو تاریخیں اسی صنعت میں کہی ہیں: زسالِ واقعہ میرزا میتا بیگ مآت راست شمارۂ ائمہ امجاد۔ صیحفہ ہائے سماوی بیں از عشراتِ حدیقہ ہائے بہشتی شخص از آحاد ۱۲۴۸ھ (کلیاتِ فارسی ص۲۴۶)

[2] برائے تفصیلات ملاحظہ ہو "بھارتیہ پراچین لپ مالا" ص ۱۲۱-۱۱۹ مصنفہ گوری شنکر ہیرا چند اوجھا ۱۹۹۳ء

جن کے حل کرنے میں تاریخ گو شعرا کے بجائے مجھے دماغ سوزی اور دقت کا سامنا کرنا پڑا لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر قاری کو اس نوعیت کے قطعاتِ تاریخ کو حل کرتے ہوئے ذہنی کسرت ہی کرنی پڑے۔ اگرچہ کچھ اور قطعاتِ تاریخ بھی راقم نے نوٹ کر رکھے ہیں جنکو حل کرنے میں کافی حد تک جگر سوزی سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن مضمون کی طوالت دامنگیر ہے۔ ۱۲

احادیث نبوی کا شاندار ذخیرہ

ترجمان السنۃ

چار جلدوں میں

ترجمان السنہ حدیث شریف کی ایک لاجواب کتاب ہے جس کے ذریعے سے فرمودات نبوی کا نہایت اہم اور مستند و معتبر ذخیرہ نئے عنوانوں اور نئی ترتیب کے ساتھ عام فہم زبان میں منتقل کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں احادیث نبوی کے صاف و سلیس ترجمہ کے ساتھ تمام متعلقہ مباحث کی دلپذیر تشریح و تفسیر کی گئی ہے اور اس تشریح میں سلف صالح کی پیروی کے ساتھ جدید ذہنوں کی بھی پوری پوری رعایت کی گئی ہے۔

قیمت مکمل چار جلدیں غیر مجلد ــ ۷۰۰ روپے * مجلد ــ ۸۲۰ روپے

منگوانے کا پتہ

ندوۃ المصنفین 4136 - اردو بازار دہلی ۔ ٦

محدثین اور اصولیین کے نزدیک

خبر مشہور کی

کیا تعریف و اہمیت ہے؟

مولانا اشتیاق اختر اصلاحی، ای ۔ ۲۹ قدم کا باغ حیدر گنج لشکر گوالیار

دوسری اور آخری قسط

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت بعد الرکوع یدعوا علی رعل وذکوان" (رواہ الحاکم ، معرفۃ علوم الحدیث ص / ۱۲ المطبوعہ دار الکتب المصریہ مصر عام ۱۹۳۷ء)

ترجمہ : بے شک آنحضور ؐ نے رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھی اس دعاء قنوت کو رعل اور ذکوان کی فضیلت کے موقع پر پڑھتے تھے)

ابن الصلاح نے اپنی تصنیف (مقدمہ ابن الصلاح ؛ ص: ۱۳۴ - ۱۳۵) میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ ابن الصلاح کی رائے اس سلسلہ میں دوسری ہے یعنی نہ تو مشہور حدیث کے بارے میں واقفیت کو ضروری ٹھہراتے ہیں اور نہ ہی اس کے لئے ضروری شرطیں رکھتے ہیں اس سلسلہ میں ان کی رائے اس طرح ہے (شہرت کا مفہوم خود جانا پہچانا ہوتی ہے اور یہ شہرت اس طرح معلوم ہوتی ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ آنحضور کا یہ قول درست ہے۔ (انما الاعمال بالنیات) یا اسی طرح کے دوسرے ایسے اقوال جو درست اور صحیح ہوتے ہیں یا وہ احادیث جو غیر صحیح کہلاتی ہیں جیسے (طلب العلم

فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ) یا جس طرح امام احمد بن حنبلؒ نے ایسی چار مشہور حدیثوں کا تذکرہ کیا ہے جو آنحضورؐ سے بازاروں کی باب میں منقول ہیں لیکن اس سلسلہ میں مشہور سند نہیں ہے جیسے:

(۱) من بشرنی بخروج آذار بشرتہ بالجنۃ (جو مجھ کو دوزخ سے نکلنے کی خوشخبری دے میں اس کو جنت کی خوشخبری دوں گا)۔

۲۔ ومن آذی ذمیا فانا خصیمہ یوم القیامۃ (اور جو کسی ذمی کو تکلیف دے میں قیامت کے دن ان کا دشمن ہوں گا)

۳۔ یوم نحرکم یوم صومکم (تمہاری قربانی کا دن تمہارے روزہ کا دن ہے)۔

۴۔ وللسائل حق وان جاء علی فرس (سوال کرنے والے کا حق ہوتا ہے چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

اور دوسرے پہلو سے مشہور حدیث اس کو کہتے ہیں جو اہل حدیث اور دوسرے اہل علم میں مشہور ہو جیسے آنحضور کی یہ حدیث: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں)۔

اور اسی طرح کی متعدد حدیثیں ہیں جو اہل حدیث کے نزدیک مخصوص طور پر مشہور ہیں لیکن دوسرے اہل علم کے نزدیک یہ مشہور نہیں جیسے: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت شہرا بعد الرکوع یدعو علی رعل وذکوان) (بلاشبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک متواتر رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے رہے اس دعائے قنوت میں قبیلہ رعل اور ذکوان کی تباہی کے باب

میں دعا کرتے تھے)۔

ابن الصلاح مزید اس طرح تذکرہ کرتے ہیں اور امام النووی بھی اس سے متفق ہیں کہ خبر متواتر خبر مشہور ہی کی ایک قسم ہے خبر متواتر مستقل بالذات کوئی قسم نہیں ہے وہ تحریر فرماتے ہیں۔ "مشہور متواتر ان حدیثوں کو کہا جاتا ہے جن کو فقہاء اور اصولیین تذکرہ کرتے ہیں لیکن حدیث کے ماہرین اس کو مخصوص نام سے موسوم نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی انکو متواتر کے نام سے یاد کرتے ہیں" مزید براں ابن الصلاح خبر مشہور کو تین قسموں میں تقسیم کرتے ہیں (۱) خبر مشہور جو صحیح اور درست ہو (۲) خبر مشہور جو صحیح اور درست نہ ہو۔ (۳) خبر مشہور جو متواتر میں شمار ہوتی ہو۔ ملاحظہ ہو" مقدمہ ابن الصلاح" ص ۱۳۴، ۱۳۵ المطبوعہ ملتان عام ۱۳۵۷ھ ہجری)

(علامہ جلال الدین السیوطیؒ (تدریب الراوی شرح تقریب النووی ج ۲ ص ۱۷۵، ۱۷۶)

خبر مشہور کو تین قسموں میں تقسیم کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) وہ خبر مشہور جو سند کے پہلو سے حسن ہو (۲) وہ خبر مشہور جو سند کے پہلو سے کمزور ہو۔ (۳) وہ خبر مشہور جو سند کے پہلو سے بالکل غلط اور بے بنیاد ہو (ملاحظہ ہو تدریب الراوی شرح تقریب النووی للعلامہ جلال الدین السیوطی ج ۲ ص ۱۷۵، ۱۷۶)

اس سلسلہ میں ابن کثیر کی دوسری رائے ہے وہ اپنی تصنیف (الباعث الحثیث ص ۱۳۰ المطبوعہ دار التراث القاہرہ العام ۱۳۹۸ھ) میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں (شہرت کا پہلو نسبی اور خاندانی سے بھی شہرت کا پہلو کبھی کبھی

محدثین کے نزدیک شہرت پاجاتا ہے یا تواتر کے اس درجہ کو پہنچ جاتا جس کے بارے میں ان کے علاوہ دوسروں کو بھی معلومات نہیں ہوتی ہے لیکن پھر بھی اس تواتر کے سبب یہ مشہور خبر متواتر میں متفیض کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے اور اس کے نقل کرنے والے بھی زیادہ ہوجاتے ہیں جیسے سابقہ میں تین حدیثیں پیش کی گئی ہیں اور کبھی کبھی یہ مشہور حدیثیں درست اور صحیح ہوجاتی ہیں جیسے : (الاعمال بالنیات) اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے لوگوں میں ایسی حدیثیں مشہور ہوتی ہیں جن کی کوئی سند نہیں ہوتی ہے۔ یا کلی طور پر گھڑی ہوئی ہوتی ہیں اور ایسا اکثر ہوتا ہے اور امام احمدؒ سے جو چار حدیثیں نقل ہوئی ہیں اور جو لوگوں میں بے حد مشہور ہوگئی ہیں ان کی کوئی سند نہیں ہے) (بحوالہ الباعث الحثیث علامہ ابن کثیر ص ۱۴۰ المطبعہ دار التراث القاہرہ عام ۱۳۹۸ھ)

سابقہ تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشہور حدیثوں کی مزید تین قسمیں ہوتی ہیں

(۱) المشہور المتواتر المستفیض : وہ متواتر مشہور خبر جو تینوں سے منقول ہو۔

(۲) المشہور الصحیح : وہ خبر جو مشہور ہو اور سند بھی درست ہو۔

(۳) المشہور الموضوع : ایسی مشہور خبر جو بے بنیاد اور گھڑی ہوئی ہو۔

۲: متاخرین محدثین کے نزدیک خبر مشہور کی تعریف :

آٹھویں صدی کے بعد کے محدثین کی خبر مشہور کے بارے میں یہ رائے ہے کہ وہ خبر مشہور کی تعریف کا تعیین دوسرے ذرائع سے کرتے ہیں اور اس کے لیے متعدد شرائط مقرر کرتے ہیں اور اس کی ایک ہی تقسیم کرتے ہیں ان محدثین میں سے علامہ ابن حجر العسقلانی ہیں وہ اس سلسلہ میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

(خبر مشہور کے بارے میں دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ اس خبر آحاد کی بھی قسم کہلاتی ہے جس میں بیان کرنے والے راویوں کی تعداد دو سے زیادہ نہیں ہوتی محدثین نے متاخرین کے نزدیک اسی وضاحت کے ساتھ اس کو خبر مشہور کہا جاتا ہے پھر مشہور خبر مطلق مانی جاتی ہے اور جس کی شہرت مختلف زبانوں کی بنیاد پر ہوتی ہے اس طرح خبر مشہور اس کو کہا جاتا ہے جس کی سند ایک سے زیادہ نہیں ہوتی بلکہ ایسی خبروں کی اصل میں کوئی سند نہیں ہوتی) ملاحظہ ہو (شرح نخبۃ الفکر) العلامۃ ابن حجر العسقلانی ص ۱۷ المطبوعۃ ملتان) اس طرح خبر مشہور دو قسموں میں تقسیم ہوتی ہے۔

(۱) اصطلاحی مشہور خبر (۲) غیر اصطلاحی مشہور خبر

مشہور محدث علامہ عبد الحق الدہلویؒ نے مشہور خبر کی اصطلاحی تعریف اس طرح بیان کی ہے جس کی توضیح اس طرح کی جاتی ہے (صحیح حدیث اس کو کہتے ہیں جس میں راویوں کی تعداد اگر دو سے زیادہ ہو تو اس کو مشہور اور مستفیض کہا جاتا ہے) "مقدمہ فی اصول الحدیث" للعلامہ الشیخ عبد الحق ص ۷۷ المطبوعۃ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

ڈاکٹر محمود الرحمان خبر مشہور کی توضیح بھی اس طریقہ پر کرتے ہیں جس طریقہ پر علامہ ابن حجر نے کی ہے خبر مشہور کی دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) اصطلاحی خبر مشہور (۲) غیر اصطلاحی خبر مشہور

اصطلاحی مشہور خبر سنت کی زبان میں اس خبر کو کہتے ہیں جس کی شہرت ہو اور جسکو اعلانیہ طور پر بیان کیا جائے اور اسکو ظاہر کیا جاوے سنت میں المشہور (شھرت الامر اذا اعلنتہ والخبرتہ) کا اسم مفعول ہے